مشرق سے مغرب تک حضرت محمد ﷺ کا جھنڈا بلند ہوگا۔ آپ ؐ کے اخلاق ناقابل شکست ہیں۔ سید القوم خادمھم کو سمجھو گے تو دنیا کی سیادت تمہیں مل جائے گی۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲/ جنوری ۱۹۹۳ء بمقام بیت الفضل لندن)

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے درج ذیل آیات کریمہ تلاوت کیں۔

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۝ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝
ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ (التکاثر: ۲ تا ۵)

پھر فرمایا:-

کسی کہنے والے نے یہ خوب کہا تھا کہ وقت گھڑی کی ٹک ٹک سے نہیں بلکہ دل کی دھڑکن سے ناپا جاتا ہے۔ جب سے مواصلاتی سیاروں کے ذریعہ جماعت احمدیہ کے لئے عالمی اجتماعات کا سلسلہ شروع ہوا ہے اور ہر جمعہ جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ایک ہی وقت میں ایک عالمی حیثیت کے ساتھ اکٹھے خلیفہ وقت کا خطبہ سننے کی توفیق عطا ہو رہی ہے۔ اب تو یوں لگتا ہے کہ ہمارا سال دنوں سے نہیں بلکہ جمعوں سے ناپا جا رہا ہے اور احمدی ہر جگہ سے یہی لکھ رہے ہیں کہ اب تو ایک جمعہ گزرتا ہے تو دوسرے جمعہ کا انتظار شروع ہو جاتا ہے اور یہی عالم یہاں بھی ہے۔ میرے دل کی بھی یہی کیفیت ہے۔ جمعہ ہمیشہ ہی پیارا لگتا تھا لیکن اب تو جمعہ پر اور بھی زیادہ پیار آنے لگا ہے

کیونکہ اس جمعہ کے ذریعہ اپنے پیاروں کے ساتھ وصال کی ایک صورت بن جاتی ہے۔

مختلف ملکوں سے جو خطوط آرہے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت احمدیہ میں حیرت انگیز رفتار کے ساتھ بڑی تیزی سے پاک تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں اور احمدی یہ لکھ رہے ہیں کہ ہماری نئی نسلوں کو اب محسوس ہوا ہے کہ نظام جماعت کیا ہے اور ایک ہاتھ پر ایک خلیفہ کے تابع رہ کر خدمت دین کرنا کس کو کہتے ہیں اور نئے ولولے پیدا ہو رہے ہیں۔ عبادت کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ ہے قربانی کی روح بیدار ہو رہی ہے اور نئے ولولوں کے ساتھ، دلوں کے نئے تموّج کے ساتھ جماعت شاہراہ اسلام پر آگے بڑھنے کے لئے پہلے سے زیادہ مستعدی سے قدم مار رہی ہے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کے احسانات ہیں اور یہ جو سلسلہ شروع ہوا ہے یہ تو ابھی انشاء اللہ بہت آگے بڑھنے والا ہے۔

خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ کچھ ایسے پروگرام ہیں جو بہت دلچسپ ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ جمعہ کے ساتھ ساتھ اگر پہلے یا بعد میں مناسب سمجھا گیا تو وقت بڑھا کر پیش کئے جائیں گے۔ بہر حال ایک بات تو قطعی ہے کہ اللہ ہی کی توفیق کے ساتھ بفضلہ تعالیٰ انشاء اللہ وقت بھی بڑھے گا اور دن بھی بڑھیں گے اور دل تو بڑھنے ہی بڑھنے ہیں۔ احمدیوں کے دل تو بڑھانے کے لئے اور بڑھنے کے لئے بنائے گئے ہیں اور ابھی اس تیز رفتاری سے بڑھ رہے ہیں کہ خدا کے فضل سے آسمان سے باتیں کرنے لگے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ احمدی دل آسمان سے باتوں ہی کے لئے تو بنائے گئے ہیں اور یہ محض محاورہ نہیں میں یقین رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ تمام دنیا میں کثرت سے احمدی دل اللہ تعالیٰ کی آماجگاہ بن جائیں گے اور جگہ جگہ خدا کی عظمت کے لئے احمدی دلوں میں عرش تیار ہوں گے اور دل بڑھنے کا انسانی محاورے کی رو سے یہ مطلب تو نہیں ہوسکتا کہ واقعۃً دل اچھل کر آسمان تک جا پہنچے، ہمارا خدا اتنا مہربان ہے کہ وہ نیچے اتر کر ہم تک پہنچ کر دل بڑھاتا ہے اور ہمیشہ ہر عاجز کے ساتھ اس کا یہی سلوک رہا تبھی حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ نے معرفت کا یہ نکتہ ہمارے سامنے رکھا کہ جو شخص خدا کے حضور عاجزی کرتا ہے، انکسار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا رفع ساتویں آسمان تک کر دیتا ہے پس ہماری رفعتوں کا تعلق ہماری عاجزی اور انکسار کے ساتھ ہے۔ اللہ ہمیشہ شکر اور حمد کے ساتھ ہمارا سر اپنی چوکھٹ پر جھکائے رکھے اور اسی اللہ کے حضور عاجزی اور انکساری میں تمام رفعتیں ہیں۔

جو خطوط مل رہے ہیں ان کی ساری باتیں تو آپ کے سامنے نہیں رکھ سکتا لیکن اتنے پیارے خطوط ہیں ایسے عمدہ رنگ میں جذبات کا اظہار کیا جاتا ہے کہ ہر جمعہ پر دل چاہتا ہے کہ آپ سب سننے والوں کو کچھ نہ کچھ ان میں شریک کروں۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ ایک احمدی رسالے میں ایک نوجوان احمدی شاعر کا ایک شعر پڑھا تھا ان کا نام عبدالکریم قدسی صاحب ہے ان کا جو مقطع تھا وہ مجھے بہت ہی پسند آیا۔ وہ شعر یہ تھا:

آ ! تیرے بعد گلے ملنا ہی بھول گیا
آ! قدسی کو سینے سے لگا پہلے کی طرح

تو اب یہ ایک قدسی کے دل کی آواز تو نہیں رہی اب تو لاکھوں دلوں سے یہ آواز اٹھ رہی ہے کہ:

آ! تیرے بعد گلے ملنا ہی بھول گئے
آ! ہم سب کو سینے سے لگا پہلے کی طرح

پس دعا کریں کہ واقعۃً سینے سے لگنے اور سینے سے لگانے کے سامان ہوں اور روحانی لحاظ سے تو جو آثار ظاہر ہو رہے ہیں یونہی لگتا ہے کہ انشاء اللہ تمام احمدیوں کے دل ایک دوسرے سے مل جائیں گے اور تمام احمدیوں کے سینے ایک دوسرے سے مل جائیں گے مگر آج کل سینے سے لگانے کی باتوں کے ساتھ بعض بہت ہی دردانگیز باتیں بھی ذہن میں آجاتی ہیں وہ رات جبکہ امریکہ میں پھلجھڑیوں کی رات تھی جبکہ ہر طرف خوشیوں کی پھلجھڑیاں چلائی جارہی تھیں۔ عراق پر آگ برسائی جارہی تھی اور وہ آگ عراق پر نہیں بلکہ ایک ارب مسلمانوں کے دل پر برس رہی تھی۔ مسلمانوں کی دردانگیز کیفیت کی طرف دھیان جاتا ہے تو دل چاہتا ہے کہ ایک ارب مسلمانوں میں سے ہر ایک کو سینے سے لگا کر ڈھارس دوں اور تسلیاں دوں اور ان کو بتاؤں کہ آپ کمزور ہو چکے ہیں۔ مگر محمد مصطفی ﷺ کا دین کمزور نہیں ہوا۔ آپ بکھر گئے، آپ نے اپنے نفاق کی وجہ سے ایک دوسرے سے دور ہو کر اپنی خودغرضیوں میں پڑ کر جیسا کہ قرآن کریم نے فرمایا تھا اپنی ہوا نکال دی ہے۔ رعب جاتا رہا ہے۔ لیکن دین محمد مصطفی ﷺ کا رعب نہ مٹا ہے نہ مٹ سکتا ہے۔ حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ کی حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے خبر دی جو خاص اعزاز بخشے ہیں ان میں ایک یہ ہے کہ نصرت بالرُّعب (نسائی کتاب الجہاد حدیث نمبر: ۳۰۳۸) رعب کے ذریعہ میری نصرت کی جائیگی یہ وہی مضمون ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ

الصلوٰۃ والسلام پر بھی الہام ہوا۔ نصرت بالرُّعب کا الہام ہمیں تذکرہ میں چار پانچ مرتبہ ملتا ہے۔ (تذکرہ: ۵۳) جس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت محمد مصطفی ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو رعب عطا فرمایا گیا تھا وہ رعب ختم نہیں ہو گیا بلکہ اس دور میں آپؐ کے غلاموں کے ذریعہ وہ رعب پھیلتا چلا جائے گا اور ہر بر اعظم پر وہ رعب ظاہر ہوگا۔ پس یہ خدا کے منہ کی باتیں ہیں محمد مصطفی ﷺ کے خدا کے منہ کی باتیں ہیں جو کبھی غلط نہیں ہو سکتیں، دنیا کی کوئی طاقت ان باتوں کو تبدیل نہیں کر سکتی۔ پس مسلمانوں کو میں یہ خوشخبری دیتا ہوں اور ان کے دل بڑھانے کے لئے ان کی ڈھارس بندھانے کے لئے ان کو مطلع کرتا ہوں کہ قرآن کریم میں ان سب بگڑے ہوئے، دکھے ہوئے ایام کی پیشگوئیاں پہلے سے موجود ہیں اور ان قوموں کا بھی ذکر ہے جو اپنے تکبر میں دنیا میں خدا بن کر ظاہر ہونے پر خدا کے بندوں کو اپنے بندے سمجھنے والی تھیں یا یوں کہنا چاہئے کہ ان قوموں کا ذکر ہے جن کو تکبر نے مصنوعی خدا بنا دینا تھا اور خدا کے بندوں کو انہوں نے اپنا بندہ سمجھ لینا تھا اور پھر ان کے انجام کا بھی ذکر ہے۔ پس یہ خیال نہ کریں کہ آج دنیا کی بڑی بڑی طاقتیں مسلمانوں کو رگیدنے اور ان کو اپنے پاؤں تلے مسلنے کے لئے تیار بیٹھی ہیں اور ہمارا کوئی سہارا نہیں۔ اسلام کا سہارا خدا ہے اور وہ خدا ہے جس نے حضرت محمد مصطفی ﷺ کو نہ کبھی بے سہارا چھوڑا نہ آئندہ کبھی بے سہارا چھوڑے گا اس لئے ہرگز کسی مایوسی کی کوئی وجہ نہیں۔

وہ آیات جن کی میں نے سورۃ فاتحہ کے بعد تلاوت کی تھی وہ یہی مضمون پیش فرما رہی ہیں۔ اَلۡهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۝۲ حَتّٰى زُرۡتُمُ الۡمَقَابِرَ ۝۳ كَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ۝۴ ثُمَّ كَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ کہ اے دنیا کی بڑی طاقتو! تمہیں التَّكَاثُرُ نے اپنی حقیقت سے غافل کر دیا ہے، اپنی حیثیت کو بھلا بیٹھے ہو، اپنے انجام کو دیکھنے کی استطاعت تم میں نہیں رہی۔

اَلۡهٰى کا مطلب یہ سب کچھ ہے جو میں نے بیان کیا اور اس کے علاوہ بھی کہ ایسی غفلت جس میں انسان اپنے مفاد سے بے خبر ہو جاتا ہے، اپنی حیثیت سے بے خبر ہو جاتا ہے، اپنے آغاز سے بے خبر ہو جاتا ہے، اپنے انجام سے بے خبر ہو جاتا ہے۔ فرمایا تم ایسی غفلتوں کے ذریعہ ہلاک کئے جاؤ گے۔ اَلۡهٰكُمُ التَّكَاثُرُ تمہیں مال بڑھانے اور طاقتیں بڑھانے اور دنیا کی لذات بڑھانے کے جنون نے اور ان ساری دنیاوی نعمتوں اور طاقتوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے

کے شوق نے حقیقت سے غافل کر دیا ہے اور نتیجہ کیا ہے؟ فرمایا: حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ یہاں تک کہ تم مقبروں تک پہنچ گئے ہو۔ یہ آیت بڑی فصاحت و بلاغت کا مرقع ہے۔ ویسے تو سارا کلام الٰہی فصاحت و بلاغت کا مرقع ہے لیکن جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا۔ بعض دفعہ جیسا کہ خدا نے دنیا میں خوبصورت پہاڑ بنائے ہیں ایک چوٹی سے بڑھ کر دوسری چوٹی آجاتی ہے اور اس سے بڑھ کر ایک اور چوٹی دکھائی دیتی ہے پس کلام الٰہی کی سیر کے وقت ایسے ہی مناظر دکھائی دیتے ہیں ایک سے ایک بڑھ کر ارفع آیت اپنا حسن دکھاتی ہے۔ یا یوں کہنا چاہئے کہ ہمیں بعض بلندیوں کا شعور عطا ہوتا ہے تو اچانک ایک آیت عام سطح سے اٹھ کر بلند ہوتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ سب آیات الٰہی میں رفعتیں ہیں لیکن ان رفعتوں کو سمجھنے کی استطاعت سب آنکھوں کو نہیں اور جن کو ہے ان کو ہر حال میں وہ رفعتیں سمجھنے کی استطاعت نہیں تھی اس لئے جب یہ کہا جاتا ہے۔ کہ اس آیت میں غیر معمولی رفعت پائی جاتی ہے تو نعوذ باللہ یہ مطلب نہیں کہ کلام الٰہی میں دوسری آیات ادنیٰ درجہ کی ہیں بلکہ بعض لمحات ایسے ہوتے ہیں بعض کیفیات ایسی ہوتی ہیں کہ جن میں ان آیات کا جب مطالعہ کیا جائے تو نئی شان اور نئی رفعت کے ساتھ وہ ہمارے سامنے نمودار ہوتی ہے پس اس مضمون پر غور کرتے ہوئے جب اس آیت پر میری نظر پڑی تو میں سمجھا بلکہ یقین ہوا کہ یہ آیت آج کل کے حالات پر ہی خوب چسپاں ہو رہی ہے یہ نہیں فرمایا کہ اے انسان تو قبر تک جا پہنچے گا۔ فرمایا اے طاقتو! تم مقابر تک جا پہنچو گی یعنی ایک ملک میں ایک قبر یا ایک قبرستان کی بات نہیں یہ تو ہر بر اعظم میں بعض مقابر بننے والے ہیں اور ان بڑی بڑی طاقتوں کو جب خدا کی سزا زمین کے ساتھ ہموار کر دے گی اور ان کے تکبر توڑ کر پارہ پارہ کرے گی تو ان کے مقابر بھی تمام عالم میں بکھرے ہوئے دکھائی دیں گے کیونکہ یہ خدا کے بندوں کو جہاں جہاں غلام بنانے کی کوشش کر رہے ہیں بلکہ غلام بنا کر اس وقت تعلّی کی خاص کیفیت میں مبتلا ہیں۔ ہر ایسے ملک میں ان کا بدانجام دیکھا جائے گا اور تمام ایسے ممالک میں تکبرات کے مقابر بننے والے ہیں۔ یہ ایک ایسی پیشگوئی ہے جس کا تعلق کسی مسلمان کے انتقامی جذبہ سے نہیں کسی نفرت سے نہیں بلکہ مسلمان کو ان تمام مظالم کے باوجود اگر وہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا سچا غلام ہے تو تمام عالم کے لئے رحمت ہی بننا ہے اور رحمت کے جذبات لے کر ہی دنیا میں نکلنا ہے لیکن جب رحمتوں کو دھتکار دیا جائے، جب محبت کا جواب نفرت سے دیا جائے تو یہ آسمان کے خدا کے فیصلے ہیں کہ ان نفرتوں کے

سر توڑتا ہے ورنہ یہ دنیا رہنے کے لائق نہ رہے، یہ سارے سمندر ایسے کڑوے ہو جائیں کہ ان میں زندگی کی کوئی صورت بھی پنپنا ممکن نہ رہے۔ پس یہ تقدیر الٰہی کی باتیں ہیں وہ ضرور تکبر کے سر توڑا کرتا ہے تا کہ اس کے بندے اسی کے بندے بن کر رہیں پس میں کسی جذبہ انتقام کی رو سے یہ بات نہیں کر رہا۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جو دائمی سچائی ہے اور جس حقیقت کو کوئی تبدیل نہیں کر سکتا۔ بڑی بڑی قومیں پہلے بھی آئی ہیں پہلے بھی ان کے دماغ حقیقت میں تو نہیں مگر اپنے وہم میں اور اپنے خیال میں آسمان سے باتیں کیا کرتے تھے پہلے بھی تو فرعون پیدا ہوئے انہوں نے بھی تو خدائی کے دعوے کئے تھے۔ لیکن ذاتی استطاعت یہ تھی کہ ان کے ذہن کی بلندی ایک مینار کی حد تک جا سکی اور یہ حکم دیا کہ ایک اونچا سا مینار بنا دو تا کہ اس پر چڑھ کر میں دیکھوں کہ موسیٰ کا خدا کہاں ہے۔ پس ایسے ہی فراعین پہلے بھی پیدا ہوئے اب بھی پیدا ہو رہے ہیں، آئندہ بھی شاید ہوں لیکن خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں متفرق جگہوں پر بڑے کھلے الفاظ میں ان حالات کا نقشہ کھینچا ہے اور ان فراعین کے تکبر کے پارہ پارہ ہونے کا ذکر فرمایا ہے۔

پس یہ تعلّیاں یہ خوش فہمیاں یہ دنیا کے سامنے اپنی انا کے قصّے اپنی بڑائی کے تذکرے یہ سب آنی فانی چند دنوں کی باتیں ہیں۔ یہ ضرور لازماً آسمان کی پکڑ کے نیچے آئیں گے اور خدا کا کلام ضرور پورا ہو گا لیکن میں مسلمانوں کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ ہم انتقام کی خاطر نہیں بنائے گئے اگر ہماری خاطر قوموں کے تکبر توڑے جائیں گے تو محض اس لئے کہ وہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کی غلامی میں آنے کے لئے ذہنی قلبی اور نفسیاتی لحاظ سے تیار ہو جائیں یہ مقصد اعلیٰ ہے جس کا قرآن کریم بڑے کھلے لفظوں میں ذکر فرماتا ہے۔ يَوْمَئِذٍ يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ (طٰہٰ:۱۰۹) کہ جب تکبر توڑے جائیں گے زمینیں ہموار کر دی جائیں گی، جب تمام بڑی بڑی طاقتیں ایک چٹیل میدان کی طرح تمہیں دکھائی دیں گی۔ اس وقت نفسیاتی لحاظ سے انسان اس لائق ہو گا اس قابل ہو گا کہ محمد مصطفی ﷺ کی غلامی کر سکے جن میں کوئی کجی نہیں ہے۔

پس اس مضمون کو پیش نظر رکھتے ہوئے عالم اسلام کو اپنی کجیاں تو دور کرنی چاہئیں۔ جب تک ان کے دلوں میں کجیاں ہیں ان کی سوچیں ٹیڑھی ہیں۔ ان کے تفکرات میں ایسے خم ہیں کہ جن کے نتیجہ میں وہ اسلام کی تصویر پیش کرنے کی بجائے اپنی انانیت کی تصویر دنیا کے سامنے پیش کر رہے

ہیں اس وقت تک خدا کی تقدیر یہ سامان ظاہر نہیں فرمائے گی۔

مسلمان کا تبدیل ہونا ضروری ہے اور مسلمان کو اپنے آپ کو سیدھے ہو کر، سب خم نکال کر اپنے آقا و مولیٰ محمد مصطفی ﷺ کے قدموں میں پیش کرنا لازم ہے۔ یہ کر کے دیکھو پھر دیکھو کہ آسمان کس طرح تمہاری مدد کے لئے یوں جیسے پھٹ پڑتا ہو۔ اس طرح ظاہر ہوگا کہ جیسے بلاؤں کے وقت آسمان پھٹتے ہیں اور بلائیں نازل ہوتی ہیں مگر خدا کی قسم یہ بلائیں مسلمان پر نازل نہیں ہوں گی بلکہ اسلام کے دشمنوں پر نازل ہوں گی۔ تم محمد رسول اللہ ﷺ کی خاطر اپنے دل تو پھاڑو۔ تم محمد مصطفی ﷺ کے دین کی خاطر اپنے سینے تو چاک کرو پھر دیکھو کہ خدا کا آسمان کس طرح محمد رسول اللہ ﷺ کی خاطر پھٹتا ہے اور کیسے تکبر کے سر توڑے جاتے ہیں مگر کس خاطر؟ ہلاکت کی خاطر نہیں۔ یہ کہنے کی باتیں ہیں۔ یہ محض ایک زبان کے چسکے ہیں۔ اگر ہم یہاں تک آ کر رک جائیں اور کہہ دیں کہ بہت مزا آیا آسمان پھٹ پڑے دشمن ہلاک ہو گئے محمد رسول اللہ ﷺ ہلاکت پیدا کرنے کے لئے تشریف نہیں لائے تھے۔ محمد رسول اللہ ﷺ زندگی عطا کرنے کے لئے آئے تھے اس پیغام کو مسلمان کو نہیں بھولنا چاہئے۔ جب بھی غضب کے جذبات دل میں پیدا ہوں جب بھی انتقام جوش مار رہا ہو۔ اس وقت اپنے خیالات کو سیدھا کرنا ضروری ہے۔

اور جن کجیوں کا میں نے ذکر کیا ہے ان میں سے ایک یہ بھی کجی ہے کہ غیض و غضب کی کجی، انتقام کی کجی ہے جسے لازماً ہمیں ہموار کرنا ہوگا اور اسے ہموار کرنے کے لئے حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ کے قدموں کی برکت کی ضرورت ہے اپنے دلوں پر ان پاک قدموں کو اتارو محمد رسول اللہ ﷺ کی سیرت کو اپنی سیرت میں جاری کرو۔ اس طرح تمہاری سب کجیاں دور ہوں گی اور اسی میں سب علاج ہے ورنہ حالت یہ ہے کہ اس وقت مسلمانوں کی سیادت اور ان کی قیادت بد نصیبی سے دو ایسے حصوں میں بٹ چکی ہے کہ نہ اِس طرف عقل ہے نہ اُس طرف عقل ہے، نہ اِس طرف نور باقی ہے نہ اُس طرف نور باقی ہے۔ ایک قیادت ہے جو Rightist کہلاتی ہے اور بجائے اس کے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے زمانے تک پہنچ کر آپ ﷺ کے قدموں سے فیض حاصل کرے وہ ازمنۂ وسطیٰ میں ٹھہر جاتی ہے اور Medievalist بن کر اسلام کا ایک بگڑا ہوا تصور ہی دنیا کے سامنے پیش ہی نہیں کرتی بلکہ تلوار کے زور سے نافذ کرنے کا ادعا کرتی ہے۔ یہ دائیں بازو کی وہ بگڑی

ہوئی قیادت ہے جس میں کچھ بھی فیض نہیں ہے۔ ہمیشہ جب ابتلاؤں کے وقت آئے جب مسلمانوں پر مصیبتیں پڑیں مظالم ٹوٹے تو ان ظالموں نے اپنی ناسمجھی کے نتیجہ میں غلط نعروں کے ساتھ مسلمان عوام کو اور زیادہ ظلموں کی آگ میں جھونکا ہے اس وقت کشمیر میں کیا ہو رہا ہے؟، اس وقت ہندوستان میں کیا ہو رہا ہے؟، اس وقت بوسنیا میں کیا ہو رہا ہے؟، اس وقت برما میں کیا ہو رہا ہے؟، بغداد پر جو قیامت ٹوٹی ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔ ایک دکھ ہو تو کہوں، ایک ستم ہو تو سہوں، کس کس دکھ کی باتیں کروں۔ سارا عالم اسلام اس وقت دکھوں میں مبتلا ہے مگر اس بدنصیب دائیں بازو کی قیادت کو کوئی ہوش نہیں ہے کوئی عقل نہیں ہے۔ ان کو پتا ہی نہیں کہ عالم اسلام کا امن محمد رسول اللہ ﷺ کی سنت میں ہے، آپ کی سیرت میں ہے۔

خیالی فرضی عشق کی باتوں میں کوئی امن نہیں ہے یہ سب جھوٹے قصے ہیں جس نام کی عزت کا ذکر کرتے ہوئے تم دلوں کو کھولاتے ہو اور آگیں لگا دیتے ہو۔ ان آگوں میں جلتا کون ہے؟ پھر آخر بیچارے مسلمان ہی ان آگوں میں جلتے ہیں، بارہا تم یہ ظلم کر بیٹھے ہو۔ آج تک تمہاری آنکھیں نہیں کھلیں۔ کس طرح تمہیں سمجھاؤں کس طرح وہ علاج کروں جس سے تمہاری آنکھوں میں دیکھنے کی استطاعت ہو۔ ایک نسخہ کو بار بار استعمال کرتے ہو اور ہر بار اس کے زہریلے اثرات میں مسلمانوں کو مٹتے ہوئے اور مرتے ہوئے دیکھتے ہو اور پھر وہی حرکتیں۔ انتقام کی آگ کی آواز اٹھانے سے اور انتقام کے شعلے بھڑکانے سے عالم اسلام کا ہرگز کچھ نہیں بنے گا کیونکہ آج مسلمان کمزور ہے۔ اگر کمزور نہ ہوتے تو غیروں کو اس طرح بڑھ چڑھ کر کھلے بندوں بلاخوف وخطر عالم اسلام کو مظالم کا نشانہ بنانے کی توفیق نہیں مل سکتی تھی، جرأت نہیں ہو سکتی تھی۔ وہ جانتے ہیں کہ یہ کمزور ہیں ان کے پاس کچھ بھی نہیں صرف باتیں ہیں، آپس میں دل پھٹے ہوئے ہیں، اپنے مفادات کے مارے ہوئے ہیں اور فرضی باتوں میں اپنی جنت بنائے بیٹھے ہیں ایسی قوم پر غیر کیوں حملے نہیں کرے گا۔

دوسری طرف وہ سیادت ہے جسے سیاسی قیادت کہا جاتا ہے وہ بھی انتہائی بدنصیب ہے۔ وہی بات ان پر صادق آتی ہے جو پیر پگاڑا صاحب نے فرمائی تھی کہ باتیں مشرق کی کرتے ہیں اور سجدے مغرب کو کرتے ہیں۔ واقعۃً مغرب کو سجدہ کر رہے ہیں اور شاید ہی کوئی ہو جو مستثنیٰ ہو۔ ورنہ تمام عالم اسلام اس وقت مغرب کے سامنے سجدہ ریز ہو چکا ہے اور باتیں محمد رسول اللہ ﷺ کی

سر بلندی کی کرتا ہے ان کو حق کیا ہے۔ جب اسلام کے سارے مفادات اپنے مفادات کی خاطر غیروں کے قدموں پر لٹا بیٹھے ہو تو پھر تمہیں ہمارے آقا و مولیٰ محمد مصطفی ﷺ کا نام لینے کا کیا حق ہے؟ لیکن عوام سے جب ووٹ لیتے ہو پھر اسی نام پر لیتے ہو۔ ظلم کی حد ہوتی ہے، سارا عالم اسلام احمق سیادت کے ہاتھوں ظلم کی چکی میں پیسا جا رہا ہے، اپنوں کے ظلم کی چکی میں پیسا جا رہا ہے۔ پس ضرورت ہے کہ ان کو یاد دلایا جائے۔ ان کو ہوش دلائی جائے عالم اسلام کے اکٹھے ہونے کی شدید ضرورت ہے اور یہ اجتماع ایک ہاتھ پر تو ہو نہیں ہو سکتا کیونکہ مذہبی اختلاف اتنے ہیں اور اتنے فرقوں میں اسلام بٹ چکا ہے اور ہر فرقہ پھر آگے مولویوں کی مساجد میں بٹا ہوا ہے کہ یہ کوشش ہی بالکل بے سود اور لاحاصل ہے کہ مذہبی لحاظ سے آپ عالم اسلام کو ایک جگہ اکٹھا کر سکیں۔ ایک ہی صورت ہے اور وہی صورت ہے جس صورت کو اختیار کرتے ہوئے قائد اعظم نے برصغیر ہندوستان اور پاکستان کے مسلمانوں کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کیا تھا انہوں نے یہ اعلان کیا تھا کہ مجھے اس سے کوئی غرض نہیں کہ تمہارے عقیدے کیا ہیں، مجھے اس سے کوئی غرض نہیں کہ تم ہاتھ باندھ کر نماز پڑھتے ہو یا پہلوؤں کو چھوڑ کر نماز پڑھتے ہو یا نہیں پڑھتے اگر تم مسلمان ہو یعنی اسلام سے تعلق رکھتے ہو اگر تمہارا دعویٰ ہے کہ تم مسلمان ہو تو آؤ! ہم اس ایک نام پر اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ یہ سیاسی وحدت ہے اور سیاسیات میں سیاسی وحدت کی ضرورت ہے۔

مذہبی وحدتیں قائم کرنا اللہ کا کام ہے یہ وحدتیں آسمان سے اُترا کرتی ہیں زمین سے نہیں اُگا کرتیں اور یہ وحدت قائم کرنے کے تو خدا نے خود سامان فرمادئے ہیں وہ حبل اللہ جو حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کے دل پر قرآن کی صورت میں نازل ہوئی وہ حبل اللہ جو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی صورت میں ایک زندہ نشان کے طور پر ہم نے دیکھی اور جو بعد میں آپ کی غلامی میں خلافت کی صورت میں جاری وساری ہوئی وہ پھر دوبارہ آسمان سے مسلمانوں کو اکٹھا کرنے کے لئے اتاری گئی ہے اور مذہبی اجتماع ہمیشہ آسمانی تقدیر کے تابع ہوا کرتے ہیں۔ یہ مرکزیت جب ایک دفعہ اٹھ جائے تو پھر آسمان کی رفعتوں سے خدا کی مرضی اور اس کے ارادے کے مطابق اُترا کرتی ہے انسان کا کام نہیں ہے کہ وہ اس بکھری ہوئی منتشر مرکزیت کو اکٹھا کر کے پھر ایک مرکزی خلیہ بنادے۔ پس ان باتوں کو چھوڑ دو جو تمہارے بس میں نہیں ہیں اور تمہارے اختیار میں نہیں ہیں۔

سعادت تو اسی میں تھی کہ خدا تعالیٰ نے جب امام مہدی کو دنیا میں بھیجا تو اس کو قبول کرتے اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی خاطر اور آپ ؐ کی محبت میں اس کے ایک ہاتھ پر اکٹھا ہو جاتے جو محمد رسول اللہ ﷺ کی نمائندگی میں اٹھنے والا آپ ﷺ کی نمائندگی میں بیٹھنے والا، آپ ﷺ کی ہر حرکت پر حرکت کرنے والا اور ہر سکوت پر سکوت کرنے والا ہاتھ تھا۔ وہ ہاتھ تھا جو خدائی تقدیر کے مطابق اس دنیا میں بھیجا گیا تھا۔ اس ہاتھ پر بیعت کرنا حقیقت میں تمام عالم اسلام کے مسائل کو حل کرنے کے مترادف ہے لیکن اس بات کو تو تم کھو چکے ہو اور کھو رہے ہو۔ ہزار طریق سے ہم نے سمجھانے کی کوشش کی مگر تم ماننے کے نہیں اور دنیا میں تمہارے سامنے خدا تعالیٰ کی تقدیر ان مظالم اور مصائب کی صورت میں آنکھیں پھاڑے تمہیں دیکھ رہی ہے اور جب چاہے جس پر چاہے یہ برستی ہے خدا کی تقدیر خواہ غیر کی طرف سے ظاہر ہو رہی ہو کیونکہ محمد رسول اللہ ﷺ کے سچے غلاموں کا یہ مقدر ہو ہی نہیں سکتا۔ ایک سزا ہے مگر میں یہ سمجھتا ہوں کہ دائمی سزا نہیں۔ ایسی سزا نہیں جو تمہیں مٹا دینے کے لئے آئی ہو۔ یہ ابتلاء کے زلزلے ہیں۔ تمہیں جگانے کے لئے یہ وہ قارعہ ہے جو آسمان سے اتر رہی ہے تمہارے گھروں کے دروازے کھٹکھٹا رہی ہے ہوش کرو اور آسمان کی اس آواز کو سنو جس نے اعلان کیا کہ مسیح آ گیا ہے اور مسیح آ گیا ہے اور زمین کی اس آواز کو سنو جس نے یہ کہا کہ محمد مصطفیٰ ﷺ کا بھیجا ہوا مہدیؑ بھی آج تشریف لے آیا ہے لیکن اگر یہ باتیں سننے کے کان نہیں اور یہ باتیں دیکھنے اور سمجھنے کی آنکھیں نہیں تو خدا کے لئے کم سے کم اس قیادت کی سچائی کی آواز کو سنو جو تمہاری بھلائی کے لئے اٹھتی ہے۔ احمدی ہو یا نہ ہو یہ تمہارا کام ہے مگر خدا کی قسم احمدیت سے تمہارا دین ہی نہیں تمہاری دنیا بھی وابستہ کر دی گئی ہے۔ احمدیت کی قیادت کو چھوڑ کر تمہارے لئے کہیں پناہ نہیں ہے۔ میں بار بار خدا کو گواہ بنا کر یہ کہتا ہوں کہ جب بھی تمہیں خیر پہنچے گی احمدیت سے پہنچے گی۔ جب بھی تم شر دیکھو گے احمدیت سے دور ہو کر اور احمدیت پر مظالم کے نتیجہ میں شر دیکھو گے۔

پس ان باتوں کو سوچو اور سمجھو۔ عالم اسلام کو اس وقت ایک آواز پر اکٹھا کرنے کا وقت ہے اور وہ آواز صرف یہ ہو کہ آؤ ہم نیکیوں پر اکٹھے ہو جائیں امت مسلمہ کے مشترکہ مفاد پر اکٹھے ہو جائیں ہمیں سیادتوں اور قیادتوں سے کوئی غرض نہیں ہے۔ محمد رسول اللہ ﷺ کے غلاموں کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کرنے سے غرض ہے آؤ اس قدر واحد پر اکٹھے ہو جائیں جو قرآن کریم نے ہمارے سامنے پیش کی

ہے آسمان پر ایک خدا اور دنیا میں ایک رسولؐ کی حکومت ہو یعنی ہمارے آقا اور مولا حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ کی اور آپ کی امت کے مفادات کو ہم دنیا کے ہر دوسرے مفاد پر فوقیت دیں اور ہر دوسرے مفاد کو اس مفاد پر قربان کرنے کے لئے دل سے تیار ہوں۔

اس آواز کے ساتھ عالم اسلام کو ایک اجلاس بلانا چاہئے اس میں مذہبی تفریق کی کوئی بات نہ ہو اس میں ایک دوسرے کے عقائد پر نہ طعن و تشنیع ہو نہ ان کا ذکر کرنے کی اجازت ہو۔ محمد رسول اللہ ﷺ کی امت کی بات ہو۔ ملت واحدہ کی بات ہو اور مل کر یہ فیصلہ کریں کہ ہم نے اس نازک وقت میں اپنے لئے کیا لائحہ عمل تیار کرنا ہے اور جو لائحہ عمل بھی تیار کریں وہ تقویٰ اور انصاف کے نام پر تیار کریں۔ ایسا لائحہ عمل نہ ہو جو امت مسلمہ کو دوسروں سے الگ کر کے بیچ میں فاصلے پیدا کر دے کیونکہ فاصلے ہمیں موافق نہیں آسکتے فاصلوں کے لئے ہم بنائے نہیں گئے، ہم نے ساری دنیا میں ملنا ہے۔ دنیا کو پیغام حق پہنچانا ہے ان کے دل جیتنے ہیں۔ پس کوئی ایسا لائحہ عمل جو اسلام کو باقی دنیا سے الگ کر کے ایک طرف پھینک دے وہ لائحہ عمل اسلامی نہیں ہو سکتا۔ عالمی تصور انصاف پر مبنی، حق کی باتوں پر مبنی، وہ حق جس کا ذکر قرآن کریم میں بار بار ملتا ہے اور جس میں کوئی تفریق نہیں ہے، کوئی رنگ و نسل کا امتیاز نہیں وہ حق جو خدا کا نام ہے وہ حق جس کے نام پر تمام بنی نوع انسان کو دوبارہ اکٹھا کیا جا سکتا ہے اس حق کی باتیں کریں اور دنیا کی سیادت کو سچائی سے اپنے زیر نگیں کریں دنیا کی سیادتوں کو سچائی کے نام پر زیر نگیں کریں اور اس سیادت کے اعلیٰ اور ارفع مقام کو حاصل کریں جو محمد رسول اللہ ﷺ کے لئے بنائی گئی ہے۔ یہ سیادت زور بازو سے تو حاصل نہیں ہو سکتی، نفرتوں کی تعلیم سے تو حاصل نہیں ہو سکتی۔ اپنے امتیازی حقوق کے تصور سے تو حاصل نہیں ہو سکتی۔ یہ سیادت تو اسی طرح حاصل ہو گی جیسے ہمارے آقا و مولیٰ حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ نے اس سیادت کو حاصل کرنے کا راز بتایا تھا۔ فرمایا:
سیّد القوم خادمھم (الجہاد لابن المبارک کتاب الجہاد حدیث نمبر: ۲۰۷) کہ بنی نوع انسان کی خدمت کی آواز بلند کرو اور سیادت کا معاملہ آسمان کے خدا پر رہنے دو تم اگر خدمت کرو گے اور بنی نوع انسان کی خدمت کے نام پر ایک وحدت کی اپیل کرو گے اور سچ کی طرف ان کی راہنمائی کرو گے تو لازماً تم ساری دنیا کے سردار بن کر ابھرو گے کیونکہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کے منہ کی کوئی بات کوئی ایک کلمہ، ایک کلمہ کی زیر زبر بھی کبھی غلط ثابت نہیں ہوئی۔ آپؐ نے معرفت کا اتنا عظیم نکتہ ہمارے

سامنے رکھا اور تمام دنیا کی سیادتوں کی کنجی ہمیں پکڑا دی جب فرمایا سیّد القوم خادمھم ۔تم اگر دنیا کے سردار بننا چاہتے ہو تو تمہیں ان کی خدمت کرنا ہو گی۔پس بنی نوع انسان کی خدمت کے نام پر اکٹھے ہو،ان سے فاصلے پیدا کرنے کے لئے اکٹھے نہ ہو۔ایسی باتیں کرو جس سے قوموں کے دل جیتے جائیں۔تمام دنیا کی قومیں تمہیں اپنا راہنما سمجھیں تمہیں اپنا بہی خواہ سمجھیں ان کی خیر تم سے وابستہ ہو جائے۔ایسے مضامین سوچو،ایسے مضامین کے تذکرے کرو ایسا لائحہ عمل بناؤ جس کے نتیجہ میں ایک نئی یونائیٹڈ نیشنز ،ایک نیا عالمی نظام رونما ہو جو محمد رسول اللہ ﷺ کے قدموں سے وابستہ ہو، جو اس سچائی سے وابستہ ہو جس سچائی کا ذکر قرآن کریم میں بار بار ملتا ہے۔جو خدا سے پھوٹتی ہے اور تمام بنی نوع انسان کو یکساں منور کرتی ہے آج ضرورت ہے کہ ان باتوں کو مل کر سوچا جائے اور پھر ایک نئے عالمی نظام کو قائم کرنے کی داغ بیل ڈالی جائے۔

میں نے گلف (Gulf) کے خطبات کے دوران پہلے بھی متنبہ کیا تھا کہ عالم اسلام کے مسائل ختم نہیں ہوئے۔یہ بڑھنے والے ہیں ہوش کے ناخن لو،تفریق کی باتیں چھوڑو۔وسیع تعلقات اپنی باقی دنیا سے بناؤ اور عالم اسلام کو الگ کرنے کی بجائے باقیوں کو اپنی طرف کھینچو اور مل کر عالمی مفاد کی باتیں سوچو۔اس وقت الگ الگ ہونے کا وقت نہیں رہا۔بہت بڑے بڑے مصائب اور بہت بڑے بڑے خطرات درپیش ہیں اور ایک کے بعد دوسرے اسلامی ملک کی باری آنے والی ہے۔ **اللہ تعالیٰ نے جس صفائی کے ساتھ مجھے اس وقت وہ نظارے دکھائے میرا دل کانپتا تھا اور میں خدا کے حضور گریہ وزاری کرتا تھا کہ اے اللہ! ہمیں طاقت بخش،ہمیں عقل کی روشنی عطا فرما،ہمیں الہام کا نور عطا کر جس کی روشنی میں ہم آگے چلیں اور ان مشکل وقتوں میں سچ کی راہ پر قدم مارنے والے ہوں جو خطرات سے پاک راہ ہے۔صرف سچ کی راہ ہے جو خطرات سے پاک ہے۔پس سچائی کے نام پر اکٹھے ہو کر نئے منصوبے بناؤ اور عالم اسلام کو جھوٹ اور دغا بازی اور دوغلے پن اور منافقتوں کے چنگلوں سے آزاد کرنے کی کوشش کرو، ورنہ بڑی تیزی کے ساتھ حالات ہاتھوں سے نکل جائیں گے۔آج یونائیٹڈ نیشنز امریکہ کی رعونت کا نام ہے۔اس کے سوا اس کا کوئی اور نام نہیں۔** تمام قوموں نے سر جھکا دیئے ہیں۔کسی میں کوئی غیرت اور حیا دکھائی نہیں دے رہی۔کوئی اٹھ کر یہ آواز بلند نہیں کر رہا کہ انسانیت کی بات تو کرو،حقوق اور انصاف کی بات تو کرو،تمہیں کیسے سیادت کا حق ہے۔

پس حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی وہی نصیحت جس نے ہمیں یہ نکتہ سمجھایا کہ سیادت خدمت میں ہے اگر تم خادم بنو گے تو سیادت حاصل کرو گے اور تمہاری سیادت باقی رکھی جائے گی، اسی پاک نصیحت نے ہمیں ان بد قوموں کے انجام دکھا دیئے ہیں جن کی سیادت کا تعلق خدمت سے نہیں بلکہ رعونت سے ہے۔ کمزور قوموں کو پاؤں تلے رگیدنے سے ہے۔ ان قوموں سے مقابلہ دعاؤں کے ذریعہ ہوگا اور وحدت کے ذریعہ ہوگا اور محض اسلام کے نام پر نہیں بلکہ سچائی کے نام پر وحدت کے ذریعہ ہوگا کیونکہ آج فضا تیار ہے آج ساری دنیا کے دل گواہی دے رہے ہیں کہ جو آگ بغداد پر برسائی گئی تھی وہ انصاف کے نام پر برسائی گئی ہے۔ وہ رعونت کی آگ تھی جس کی گرمی سب دنیا کے انسانوں کے دلوں تک پہنچی ہے۔ انگلستان کی حکومت ان کے ساتھ ہے لیکن اس کے باوجود انگلستان میں بے شمار ایسا انگریز ہے جو برٹش باشندہ ہے اور جو سخت بے چینی میں مبتلا ہو چکا ہے۔ بعض لوگوں کو آواز اٹھانے کی توفیق ملی ہے بعضوں کو نہیں مل رہی اس لئے کسی قوم سے نظریات میں اختلاف اور ظلم میں اس کی تائید نہ کرنا اس سے وفاداری نہیں، اس سے بے وفائی ہے۔

پس تمام امریکہ کے احمدی باشندے اور تمام انگلستان کے احمدی باشندے اپنی قوم سے وفا کریں۔ حق بات کے لئے اپنی آواز بلند کریں اور یہ نہ سمجھیں کہ اگر وقت کی ایک حکومت نے ایک غلط پالیسی بنائی ہے تو اس سے اختلاف کرنا گویا کہ بے وفائی ہو جائے گی اگر ٹونی بین کو اجازت ہے، اگر انگلستان کے دوسرے بڑے بڑے اہل فکر کو اجازت ہے کہ وہ ان پالیسوں کے خلاف احتجاج کریں اور اس سے ان کی انگلستان سے وفاداری پر کوئی ضرب نہیں پڑتی تو احمدی کی وفاداری سے کیسے ضرب پڑسکتی ہے۔ ہماری وفاداری پر تو دنیا میں کہیں کسی حالات میں بھی ضرب نہیں پڑسکتی کیونکہ ہماری وفاداریاں اللہ سے ہیں اور حق سے ہیں اور تمام عالمی نظام کا بنیادی تصور خواہ کوئی مانے یا نہ مانے حق پر ان معنوں میں مبنی ہے کہ جب آپ کسی قوم کو مخاطب ہو کر بات کریں گے تو خواہ وہ کیسی ہی جھوٹی ہو چکی ہو وہ اپنے آپ کو حق سے وابستہ قرار دے گی اور یہ دل کی اور فطرت کی آواز ہے، حق کے بغیر کوئی وابستگی ہو ہی نہیں سکتی۔ کوئی وفاداری حق کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے۔

پس جھوٹے بھی حق کے نام پر ہی جھوٹ کی آواز بلند کیا کرتے ہیں۔ آپ تو سچے ہیں، آپ سچ کے نام پر حق کی آواز کیوں بلند نہیں کرتے۔ دل کے اخلاص کے ساتھ دنیا میں جہاں جہاں احمدی

بس رہا ہے اپنی تمام تر کوششیں ان باتوں پر صرف کریں اور یہ بات عام پھیلائیں اور بتائیں کہ وقت کی ضرورت ہے کہ نیا عالمی نظام ابھرے، جو انصاف پر مبنی ہو، جو حق پر مبنی ہو اور جہاں جہاں احمدی اثر انداز ہو سکتے ہیں وہاں کے ملک کے سربراہوں کو سمجھائیں کہ یہ وقت ہے کہ یونائیٹڈ نیشنز میں ان باتوں کو اٹھایا جائے اور بڑی شدت کے ساتھ آواز بلند کی جائے کہ یا تو دنیا کی تمام بڑی قومیں اصولوں پر متحد ہونے کا فیصلہ کریں اور اس بات کی ضمانت دیں کہ انصاف اور تقویٰ اور سچائی کے اصولوں کو توڑ کر کبھی کوئی فیصلے نہیں ہوں گے یا پھر ہم تم سے الگ ہوتے ہیں۔ اگر رعونت اور تکبر کی بات ہے تو اپنی بادشاہی آپ چلاؤ۔ ہم ان جرموں میں تمہارے ساتھ شریک نہیں ہوں گے۔ اس آواز کو جرأت کے ساتھ بلند کرنے کی ضرورت ہے اور اگر یہ آواز بلند ہوئی تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اور طاقت پکڑے گی کیونکہ میں نے جہاں تک انسانی فطرت کی نبض پر ہاتھ رکھا ہے مجھے دنیا کی ہر قوم سے اسی دھڑکن کی آواز آرہی ہے کہ ظلم ہو رہا ہے اور زیادہ دیر تک نہیں چل سکے گا۔ انسان کو ضرور انسانیت کے حقوق واپس لینے ہوں گے۔ تبھی دنیا میں امن کی ضمانت ہو سکتی ہے اس کے بغیر ممکن نہیں اور بھی بہت سی باتیں ہیں جو کی جاسکتی ہیں لیکن اس وقت اس خطبہ کی حدود میں ان کا بیان کرنا ممکن نہیں۔

جہاں تک میں نے حالات کا تجزیہ کیا ہے۔ امریکہ کی موجودہ پالیسی امریکہ کے لئے تباہ کن ہے۔ وسیع پیمانے پر ایک انتہائی ظالمانہ خودکشی کی جارہی ہے۔ چند ناچ گانوں کے مناظر سے تو خوشیاں نہیں مل جایا کرتیں۔ چند دن یہ لوگ جو تمہارے ملک کے باشندے ہیں تمہارے ظلم کی تال پر ناچیں گے لیکن کل کو یہی تمہاری گردن کے پیچھے ہوں گے، تمہارے خون کے پیاسے بنیں گے۔ ان پالیسیوں پر شرمائیں گے اور حیا محسوس کریں گے۔ ان کے اندر یہ احساس لازماً بڑھے گا کیونکہ امریکہ کی اکثریت انصاف پسند ہے اور حقیقت میں جمہوریت پسند ہے۔ میں نے اس ملک کا ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک سفر کیا ہے، جنگلوں تک میں ٹھہرنے کا موقع ملا اور ہر سطح پر وہاں کے لوگوں سے گفت وشنید کا موقع ملا۔ اونچی سطح پر بھی اور Grass root level یعنی گھاس کی جڑوں کی سطح پر بھی ان سے گفت وشنید ہوئی اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ امریکہ ایسا بد نہیں ہے جیسا کہ دکھائی دے رہا ہے۔ امریکہ کی قوم میں بہت سی ایسی صلاحیتیں ہیں کہ اگر ان کو صحیح راہنمائی میسر آجائے۔ صحیح قیادت میسر آجائے تو تمام بنی نوع انسان کے لئے بہت عظیم الشان کام کر سکتی ہے۔ ان کو ہر قسم کی

صلاحیتیں اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہیں۔ تمام دنیا کی قوموں کی نمائندگی وہاں پر موجود ہے۔

پس یہ نہ سمجھیں کہ آج کل امریکہ کی حکومت کی جو پالیسی ہے یہ امریکہ کے عوام کے دل کی آواز ہے۔ ہرگز نہیں۔ امریکہ اس وقت یہودیت کا غلام ہو چکا ہے۔ یہ عالم کے یہودی نقشے ہیں جو امریکن لیڈرشپ، امریکن سیادت کی زبان سے دنیا سن رہی ہے اور ان کے کردار سے دنیا دیکھ رہی ہے۔ اس لئے میں جو باتیں کہہ رہا ہوں یہ ہرگز امریکہ کے باشندوں سے نفرت کی تعلیم نہیں ہے۔ میں خود امریکہ کے باشندوں کو سمجھانا چاہتا ہوں کہ تم پر ظلم ہو رہا ہے۔ تم اس ظلم کے خلاف اٹھو۔ تم اپنے راہنماؤں کو بتاؤ کہ ہم نے تمہیں اس لئے منتخب نہیں کیا تھا کہ ان ساری قدروں کو ملیا میٹ کر دو جن پر امریکہ کی بنا ڈالی گئی۔ وہ آزادی کا چارٹر کہاں گیا جس پر امریکہ ہمیشہ فخر کیا کرتا تھا۔ اس کو پاؤں تلے روندا گیا ہے اور انصاف کی قدریں اور جمہوریت کی ساری قدریں ملیا میٹ کی جارہی ہیں۔ یہ امریکہ کے دل کی آواز نہیں ہوسکتی۔ یہ غیر دل کی آواز ہے جو امریکہ پر قابض ہوا ہوا ہے۔ یہ اس جن کی آواز ہے جو امریکہ کے دل پر بھوت بن کر ناچ رہا ہے۔ اس لئے میں اہلِ امریکہ کو بھی متنبہ کرتا ہوں اور امریکہ کے احمدیوں کو خصوصاً متوجہ کرتا ہوں کہ وہ اپنے ملک کی محبت کی خاطر اور انصاف اور تقویٰ کی محبت کی خاطر اہلِ امریکہ کو نصیحت کریں اور سمجھائیں اور بتائیں کہ یہ باتیں ہمیں زیب نہیں دیتیں، ان پر ہمیں کوئی فخر نہیں، یہ جھوٹی تعلّیاں ہیں جو اقتصادی مسائل سے ہماری توجہ ہٹانے کی خاطر کی جا رہی ہیں۔ تمام دنیا میں غریب اور امیر میں کہیں اتنا فرق نہیں جتنا امریکہ میں ہے۔ آپ یہ سن کر حیران ہو جائیں گے کہ امریکہ کے پانچ فیصدی آدمیوں کے ہاتھ میں اس سے زیادہ دولت ہے جتنی امریکہ کے ۹۵ فیصدی آدمیوں کے ہاتھ میں ہے اور یہ دولت کے چکر ہیں۔ یہ مافیا ہے جس نے امریکہ پر قبضہ کیا ہوا ہے اور اسی مافیا کے مفادات ہیں جو آج دنیا پر اس بھیانک شکل میں ظاہر ہو رہے ہیں۔

اس لئے میں جو باتیں کہتا ہوں یہ سچی ہیں اور مجھے کسی کا کوئی خوف نہیں ہے جب چاہے خدا تعالیٰ مجھے واپس بلا لے، جتنا چاہے مجھے یہاں رکھے مگر میں خدا کا غلام ہوں۔ میں دنیا میں کسی کا غلام نہیں ہوں۔ میں خدا کی آواز ضرور بلند کروں گا۔ اس لئے میں سچ کہتا ہوں کہ امریکہ اس وقت مظلوم ہے اور ایک مافیا کے چنگل میں جکڑا گیا ہے۔ اس کو آزاد کرنے کے لئے بھی جماعت احمدیہ کو آواز بلند کرنی چاہئے اور وہاں رائے عامہ کو بیدار کرنا چاہئے اور ہر ملک میں بیدار کرنا چاہئے اور

بار بار اخبارات میں لکھ کر اور لیڈروں سے مل کر ان کو سمجھانا چاہیے کہ ہم بڑے نازک دور سے گزر رہے ہیں۔ آج اگر ہم نہ سنبھلے تو کل جو حالات پیدا ہونے والے ہیں اور مجھے دکھائی دے رہے ہیں ان میں اس سے زیادہ خوفناک عالمی جنگوں میں انسان کو جھونکا جائے گا جس کے تصور سے بھی آج ہمارے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ پہلی جنگ عظیم اور دوسری جنگ عظیم کی تو کوئی حیثیت ہی نہیں رہے گی اس جنگ کے مقابل پر جس کی تیاری آج امریکہ تمام دنیا کے لئے کر رہا ہے۔ یہ چند دن کے قصے، چند دن کی پھلجھڑیاں ہمیشہ کی روشنیاں پیدا نہیں کیا کرتیں۔ ان پھلجھڑیوں سے آگیں بھی لگ جایا کرتی ہیں۔ ہمیشہ کی روشنی تقویٰ اور سچائی سے پیدا ہوتی ہے۔ آج انسان ظلمات میں بھٹک رہا ہے، اس کا مستقبل روشن کرنے کے لئے سچائی کے دیپ جلانے ہوں گے اس نور سے تعلق باندھنا ہوگا جس کے متعلق اللہ نے فرمایا کہ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ (النور:۳۶) ایک محمد رسول اللہ ﷺ کا نور ہے جس میں یہ طاقت ہے جو اس لئے بنایا گیا ہے کہ وہ مشرق کا بھی ہو اور مغرب کا بھی ہو۔ نہ اس میں مشرق کے لئے کوئی بُعد ہے نہ مغرب کے لئے بعُد ہے۔ نہ وہ مشرق کا ہو رہا ہے نہ مغرب کا ہو رہا ہے۔ وہ سب میں سانجھا خدا کا واحد نور ہے۔ اسی نور سے آج دنیا کی ہمیشہ کی بھلائی وابستہ ہو چکی ہے۔ دنیا کو اس نور کے بغیر کبھی ہاتھ کو ہاتھ تک سجھائی نہیں دے گا۔

اور بڑی بڑی قومیں جو اپنی عقل کی بلندیوں سے فیصلے کرنے والی ہیں جو یہ کہتی ہیں کہ ہم اپنی عقل کی روشنی سے فیصلے کر رہی ہیں، ایسے فیصلے کر رہی ہیں جو یوں معلوم ہوتا ہے کہ اندھے نے اندھیرے میں راہ ٹٹولتے ہوئے فیصلے کئے ہیں اور غلط کئے ہیں۔ ایسے گڑھوں میں پاؤں ڈال رہا ہے جن گڑھوں میں ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔ پس حقیقت کی بات کر رہا ہوں کہ سچائی کا نور تقویٰ کا نور ہے۔ سچائی کے نور کے بغیر دنیا کی کوئی چالاکی کام نہیں آیا کرتی۔ مجھے وہ غلطیاں دکھائی دے رہی ہیں۔ ان کے نتائج نظر آرہے ہیں جو آج بڑی بڑی قومیں کر رہی ہیں اور ان کو پتا نہیں کہ کل ان کا کیا انجام ہوگا۔ یہ ویسی ہی غلطیاں ہیں جو پہلے کر چکے تھے۔ یہ ویسی ہی غلطیاں ہیں جن کے نتیجہ میں بہت خوفناک جنگوں میں یہ جھونکے جا چکے ہیں۔ ان کی پٹاری سے کوئی نئی غلطیاں نہیں نکل رہیں۔ وہی ناانصافی کی غلطیاں ہیں۔ وہی تکبر کی غلطیاں ہیں وہی بیوقوفی کی تعلّی کی غلطیاں ہیں۔ پھر دہراتے چلے جارہے ہیں اور پھر دہراتے چلے جارہے ہیں۔ اگر ان کے مقدر میں کوئی ہلاکتیں لکھی گئی

ہیں تو وہ تو ہم نہیں مٹا سکتے۔ان کو تو ہم تبدیل نہیں کر سکتے۔

مگر اے عالم اسلام ! اپنا نصیب تو جگاؤ، اپنا مقدر تو روشن کرو اور تمہارا مقدر محمد مصطفی ﷺ کے قدموں میں روشن ہوگا۔ان قدموں سے لپٹ کر روؤ۔خدا کو محمد مصطفی ﷺ کی محبت کے واسطے دے دے کر روؤ اور خدا سے آسمان سے وہ نور اپنے لئے طلب کرو جس کی روشنی میں نہ صرف یہ کہ تمہارے مقدر جاگ اٹھیں گے بلکہ تمام دنیا کا نصیب جاگ اٹھے گا۔آج دنیا کی بقا اور دنیا کی بہبود تم سے وابستہ ہو چکی ہے۔اے محمد مصطفی ﷺ کے غلامو! اٹھو اور اس نصیب کے لئے اپنے آپ کو صاف تو کرو، پاک تو بناؤ۔یہ نور گندے ناپاک دلوں میں نہیں اتر سکتا،اپنے کردار کی کیوں فکر نہیں کرتے، اپنے دلوں کی کجیاں کیوں دور نہیں کرتے،اگر تمہارے دلوں میں گناہوں کے اندھیرے اسی طرح موجزن رہیں گے تو خدا کی قسم محمد رسول اللہ ﷺ کا نور آپ کے دلوں میں جھانکے گا بھی نہیں۔ باتیں کرتے ہو محمد رسول اللہ ﷺ کے عشق اور محبت کی لیکن اپنے دلوں کو اندھیروں کی آماجگاہ بنا رکھا ہے۔

اس لئے عالم اسلام کی سیاست کو بھی میں پیغام دیتا ہوں کہ اپنی سوچوں کو صاف اور ستھرا کر کے اپنی خود غرضیوں کے خیالات کو دل سے بالکل کلیۃً دھو کر پاک کر ڈالے یا اپنے دلوں کو ان گندے خیالات سے دھو کر پاک کر ڈالے اور بہبود کی باتیں کرے۔انسانیت کی باتیں کرے۔محمد رسول اللہ ﷺ کے دین اور اس کی غیرت کی باتیں کرے اور علمائے اسلام کو میں دعوت دیتا ہوں کہ خدا کے واسطے دیکھیں اسلام اعلیٰ اخلاق میں ہے نہ کہ بدزبانیوں میں تم کب تک بدگوئیاں کرتے رہو گے کب تک تمہارے منہ سے غلاظت کی جھاگ ابل ابل کر اور اچھل اچھل کر فضا کو مکدر کرتی رہے گی۔

محمد مصطفی ﷺ کی پاکیزہ زبان استعمال کرنی سیکھو۔وہ اعلیٰ اقدار اور اخلاق مسلمانوں میں قائم کرو جن کو لازماً جیتنا ہی جیتنا ہے۔کون ہے جو محمد مصطفی ﷺ کے اخلاق کو شکست دے دے۔کس ماں نے وہ بیٹا پیدا کیا ہے۔دنیا کی اربوں مائیں ایک بھی ایسا بیٹا نہیں پیدا کر سکتیں اور سارے مل کر بیٹا پیدا کریں تو وہ بھی محمد رسول اللہ ﷺ کی سنت کو شکست نہیں دے سکتا۔یہ جیتنے والی سنت ہے۔یہ غالب آنے والی سنت ہے۔اسی لئے کائنات کو پیدا کیا گیا تھا۔اسی سنت پر انسان کا نیک انجام ہوگا ورنہ بدانجام ہوگا۔پس میں کھلے الفاظ میں بغیر کسی بات کو چھپائے دنیا کی بڑی بڑی طاقتوں کو بھی

نصیحت کرتا ہوں اور ان کمزور مظلوموں کو بھی نصیحت کرتا ہوں جو آج ظلموں کی چکی میں پیسے جا رہے ہیں کہ اپنے اپنے نفوس کو صاف اور پاک کریں۔ اپنے دلوں کی حالت بدلیں۔حق وانصاف پر قائم ہوں۔اسی میں انسان کی بہبود ہے اسی میں انسانیت کی بقا ہے اگر یہ نہیں تو پھر کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم آنحضرت ﷺ کی سنت کو اپنے اخلاق، اپنے کردار میں جاری کریں اور اسی سنت سے دنیا کی نئی تقدیر بنائیں۔نیا نقشہ دنیا میں ابھرے۔ ایک خدا ہو، ایک رسول یعنی ہمارے آقا و مولا حضرت محمد ﷺ ہوں جن کے جلو میں دنیا کے تمام رسول حکومت کریں، جب میں کہتا ہوں کہ ایک رسولؐ تو یاد رکھو کہ دنیا کے کسی دوسرے مذہب سے تفریق کی بات نہیں کرتا میں اسلام کا عرفان رکھتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمایا ہے۔ **میں جانتا ہوں کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی حکومت کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ تمام رسولوں کو مٹا کر یہ حکومت قائم ہوگی۔ آپ ﷺ تمام رسولوں کے آقا اور سردار ہیں۔آپ کے جھنڈے تلے ہر رسول کا جھنڈا دنیا میں گاڑا جائے گا۔اگر آپؐ کا جھنڈا بلند ہوگا تو خدا کی قسم آدمؑ کا جھنڈا بھی بلند ہوگا اور نوحؑ کا جھنڈا بھی بلند ہوگا، ابراہیمؑ کا جھنڈا بھی بلند ہوگا، موسیٰؑ کا بھی بلند ہوگا، اسحاقؑ کا بھی بلند ہوگا، اسماعیلؑ کا بھی بلند ہوگا۔محمد مصطفیٰ ﷺ کے جھنڈے تلے عیسیٰؑ کے جھنڈے نے بلند رہنا ہے ورنہ ان جھنڈوں میں سے کسی جھنڈے کو کوئی رفعت نصیب نہیں ہوگی۔ یہ وہ مقدّر ہے جو آسمان سے بنایا گیا ہے جسے میں نے نہیں بنایا۔نہ دنیا کی کوئی طاقت اس مقدر کا تصور کر سکتی ہے۔**

پس ایسی باتیں نہ کیا کرو کہ محمد رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا تو ہو لیکن باقی سارے رسولؐ مٹ گئے۔ **خدا کی قسم محمد ﷺ کی زندگی میں سب رسولوںؑ کی زندگی ہے۔محمد مصطفیٰ ﷺ زندہ ہوں گے تو ساری دنیا کے رسولؑ اگلے اور پچھلے زندہ ہو جائیں گے۔ یہ وہ وقت ہوگا کہ جب رسول اکٹھے کھڑے کئے جائیں گے۔ یہ وہ وقت ہوگا جس کی قرآن کریم میں پیشگوئی کی گئی ہے۔اے احمدیو! تم سے یہ وقت باندھا جا چکا ہے تمہاری قسمت کے ساتھ اس وقت کی ڈور باندھی گئی ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس عالمی نظام کو دنیا میں ایک دفعہ پھر، ایک دفعہ کیا، پہلی دفعہ دنیا میں اس کو جاری اور ساری** کر کے دکھائیں کہ مشرق سے مغرب تک اس نور کی حکومت ہو جو لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ ہے۔مشرق سے مغرب تک اس ایک محمدؐ کا جھنڈا بلند ہو جس کے جھنڈے تلے تمام رسولوں کے

جھنڈے بلند ہوں گے۔جس کے جھنڈے تلے ہر قوم کی گردن بلند ہوگی۔مگر دل خدا کے حضور جھکے رہیں گے اور خدا تعالیٰ کے حضور عجز ہی سے ساری رفعتیں ہیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔(امین)

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور انور نے فرمایا:

ایشیا میں جو اس وقت یہ خطبہ سن رہے ہیں ان کی اطلاع کے لئے اعلان کرتا ہوں کہ گزشتہ خطبہ ان تک اس لئے نہیں پہنچ سکا تھا کہ موسم بے حد خراب ہونے کی وجہ سے ٹیلی ویژن والوں کی کچھ پیش نہیں گئی اور انہوں نے دلی معذرت کی۔

آج اس خطبہ کے معاً بعد وہ دوسرا خطبہ دکھائیں گے۔اس لئے جن احباب کے پاس وقت ہو وہ اس خطبہ کے لئے بھی بیٹھے رہیں۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔